مخلوط النسل جانور کی ممکنہ صورتوں کے فقہی احکام کا تحلیلی و تجزیاتی مطالعہ

Analytical study of jurisprudence rulings on the possible cases of mixed-race animals

Muhammad Ahsan Ali
Phd scholar Department of Quran o tafseer
Islamia University Bahawalpur
Email: ma5859574@gmail.com

Abstract

In the present day, the acquisition of mixed animals has become common. In the light of the principles of cross breeding, GMO or cloning, a new species of new qualities is obtained by interlinking forbidden animals and halal animals.
It is very difficult to decide on this mixed race. The jurisprudence of Ahanaf believes that if the mother of such an animal is halal and the child is similar to the mother, such an animal is lawful. The religion of the jurisprudence is more, that is, if one of the two is lawful, this animal will still be lawful in every place. The fuqahas of Shaafa'ia and Hanabala do not consider him to be subservient to anyone, but the Shuafa'I do not consider it to be subject to the mother in zakaah.Although all these jurisprudence justify the combination of one species of animal with another. There is more complexity in the religion of jurisprudence and jurisprudence. On the one hand, they give these animals a new identity, while on the other hand they consider mules to be lawful. According to Zahiria, such animals have an element of sanctity, so since the texts are silent about all such new species, these animals will not be lawful and will not apply to the faruats. The main argument for such animals to be lawful is the change of the meaning and reality. When the element changes, the order will also change. Hybrid is the offspring resulting from combining the qualities of two organisms of different breeds, varieties, species or genera through sexual reproduction. They are not always intermediates between their parents (such as in blending inheritance), but can show hybrid vigor, sometimes growing larger or taller as parents. The Islamic concept of a hybrid is interpreted differently in animal and plant breeding, where there is interest in the individual parentage according to the Shariah laws. Here a halal animal is crossed with only a halal animal, even if one of them or both are is wild Such situation will create complications in important subjects like Aqeeqah, Qurbani, compensation and etc., although there is no complication in milk and meat.In the same way, if an animal is forbidden, such as the cross of a wolf with a goat, the principles of continuous nature will continue in it, then it will be said to be permissible. This article will highlight jurisprudence rulings on the possible cases of mixed-race animals.
Keywords: Offspring, species, complication, genera and compensation.

تمہید

اللہ نے جانوروں کو انسانوں کے نفع کے لئے پیدا فرمایا ہے اور ان کے مقاصد تخلیق کو بیان فرمایا:

''وَالۡاَنۡعَامَ خَلَقَهَا‌ۚ لَـكُمۡ فِيۡهَا دِفۡ ٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ''[1]

اور اللہ نے تمہارے لئے جانوروں کو پیدا فرمایا تمہارے گرم

لباس ان میں، بہت ساری منفعتیں ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو۔

یقیناً جانوروں کی خلقت انسانوں کے نفع وغذا وغیرہ کے لئے ہوئی ہے لیکن بے شمار حکمتوں کی بناء پر اس نے کچھ جانور حرام بھی قرار دیئے اسی طرح ہم پر حلال غذا لینا بھی لازم قرار دیا۔

حرام جانوروں کے اصول وضابطے بالکل واضح انداز میں کتب میں موجود ہیں جس طرح انسانوں نے دنیا کے ہر شعبے میں ترقی کی اسی طرح حیوانات میں بھی خوب ترقی کی۔ جب گوشت، دودھ وغیرہ کی مانگ میں اضافہ ہوا تو اس کی کثرت وافزائش کے لئے سائنسدانوں نے تین طریقے اب تک متعارف کروائے ہیں:

1- کراس بریڈنگ 2-جی ایم او 3-کلوننگ

ان طریقوں نے فقہی حوالے سے مشکلات کھڑی کر دیں ہیں مثلاً حلال وحرام کے ملاپ سے پیدا ہونے والے جانور کو کس کا حکم دیا جائے؟ کھایا جائے یا نا کھایا جائے؟

اس کی حقیقت کو فقہی تناظر میں کیسے جانچا جائے؟ نیز موجودہ دور میں اسلامی نقطہ نظر واضح کرنے کے لئے یہ چند الفاظ لکھے گئے ہیں۔

موضوع کا تعارف

دو مختلف نسل کے جانوروں کا نئی نسل یا نئی خوبیوں والی نسل حاصل کرنے کے لئے جنسی ملاپ کراس بریڈنگ کہلاتا ہے۔

یعنی دو نسلوں کے خصوصیات ایک ہی جانور میں دیکھنا ہو تو یہ کام کیا جاتا ہے تاکہ پہلے سے اعلیٰ نسل تیار ہو سکے یا جن مقاصد کو عام نسل پورا نہیں کر رہی ان مقاصد کا حصول آسان بنانے کے لئے یہ تجربہ کیا جاتا ہے یعنی مختلف حالتوں پر جاتیوں یا نسلوں کے ملاپ سے نئی خصوصیات کی حامل نسل تیار کرنا کراس بریڈنگ کہلاتا ہے۔

نسل سے مراد یہ ہے کہ ایک مخلوقات میں موجود پر جاتیات ایک نسلی گروہ جس میں عام طور پر نئی نسل وطرز عمل ہوتا ہے۔

جی ایم او کا تعارف

حیاتیات میں جنیاتی طور پر تبدیلی کرنا جی ایم او کہلاتا ہے۔

یعنی حیاتی مادے کو جنیاتی انجیرنگ کی تکنیک سے دوسرے جنیاتی مادے سے تبدیل کرنا جی ایم او کہلاتا ہے۔

کراس بریڈنگ کے مقاصد میں سے سب سے اہم مقصد نئ نسل سے زیادہ دودھ حاصل کرنا ہوتا ہے۔

کراس بریڈنگ اور جی ایم او میں فرق

جب ایک ہی نسل کے مختلف جانوروں کے مابین کراس کی افزائش کی جاتی ہے اسے کراس بریڈنگ کہیں گے جبکہ کسی دوسری نسل کے جین کو دوسری نسل کے ساتھ متعارف کروانا جی ایم او کہلاتا ہے۔

جیسے بکری، مارخور اور ہرن کے ملاپ سے نئ نسل کا حصول کراس بریڈنگ کہلاتا ہے کتا اور بکری یا بھیڑیا اور بکری کا ملاپ جی ایم او کہلائے گا۔

یعنی ایک نسل سے تعلق رکھنے والے جانوروں کا ملاپ کراس بریڈنگ کہلاتا ہے جب کہ مختلف نسلوں کا ملاپ جی ایم او کہلاتا ہے۔

کراس بریڈنگ کے دو طریقے ہیں:

1-قدرتی　　　2-مصنوعی

1-قدرتی: جیسے جنگلوں میں رہنے والے جانوروں کا ملاپ مختلف پر جاتیوں سے۔

2-مصنوعی: سائنسی اصولوں کی روشنی میں مختلف نسلوں، جنسوں کا ملاپ مصنوعی بریڈنگ کہلاتا ہے۔

Cross-breeding begings with the meeting of two pure breeds of different breeds[2]

محققین نے کراس بریڈنگ کے لئیے نر اور مادہ کے کروموسومز کی مطابقت کو لازم قرار دیا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ "نطفہ امشاج" سے انسان کو آگے چلایا گیا ہے اس لئیے اگر کروموسومز کے جوڑوں (pairs) میں فرق آجائے تو کوئی نسل پیدا نہیں ہو سکتی اگر پیدا ہو جائے تو بانجھ ہو گی جیسے خچر ہے۔

اس لئیے ضروری ہے پہلے کروسومز کی تعریف واہمیت سمجھ لی جائے۔

کروسومز

Any of several threadlike bodies, consisting of chromatin, that carry the genes in a linear order: the human species has 23 pairs, designated 1 to 22 in order of decreasing size and X and Y for the female and male sex chromosomes respectively.

متعدد دھاگے نما جسموں میں سے کوئی بھی، جو کرومیٹن پر مشتمل ہوتا ہے، جو کہ ایک لکیری ترتیب میں جین لے جاتے ہیں: انسانی نسلوں کے 23 جوڑے ہوتے ہیں، جن میں 1 سے 22 جوڑے ہوتے ہیں اور خواتین اور مرد جنسی کروموسوم کے لیے بالترتیب X اور Y ہوتے ہیں۔

اردو زبان میں کروموسومز کو "لونیہ" یا "لونیہ جسمیہ" کہتے ہیں یعنی ایسے سالمات کبیر جو خلیات کے مرکز میں نظر آتے ہیں جو ڈی۔این۔اے اور لحمیات سے مل کر بنتے ہیں ان کی تبدیلی کو mutation یعنی طفرہ کہتے ہیں جاندار کی شکل وصورت، ذہن، مزاج، رنگ، بال حتٰی کہ بیماریاں جینز کے پیغامات سے ہی ہوتی ہیں۔

جاندار کی ہر جنس کے کروسومز مختلف ہیں جدید سائنس کا یہ نظریہ ہے کہ جنسی ملاپ کیلئیے نر اور ماہ کے کروسومز کی تعداد برابر ھونی چاہئیے جیسے انسان کے کروسومز کی تعداد 23 ہے 22 جوڑے جسم کی نشو نما جبکہ 1 جوڑا افزائش نسل کے لئیے ہوتا ہے اس لئیے جہاں کروسومز کے جوڑے مناسبت رکھتے ہوں وہیں کراس بریڈنگ ہوگی وگرنہ نہیں ہوگی۔ ان محققین کی آراء کے مطابق حلال وحرام جانوروں میں کراس بریڈنگ ممکن نہیں۔ جیسا کہ مجلس تحقیق الاسلامی پاکستان کے اصحاب کا نظریہ ہے۔ یہ نظریہ کچھ حد تک درست ہے مکمل طور پر درست نہیں کیونکہ ہم کئی ایسے جانور دیکھتے ہیں جن کے کروسومز کے جوڑوں کی تعداد برابر ہے اس کے باوجود بھی ان میں کراس بریڈنگ نہیں ہوسکتی جیسے انسان اور نیل گائے دونوں کے 46،46 جوڑے بنتے ہیں اسی طرح جہاں جوڑوں کی تعداد برابر نہیں وہاں بھی کراس بریڈنگ کے کامیاب تجربات سامنے آئے ہیں جیسے گھوڑا اور گدھا کے کراس سے خچر۔ حالانکہ گدھے کہ کروموسومز کی تعداد 62 ہے جبکہ گھوڑے کے کروموسومز کی تعداد 64 جبکہ خچر کے کروموسومز کی تعداد 63 ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کے کروموسومز کی تعداد اگر مختلف ہو تو نئ نسل کا حصول ہوسکتا ہے ہاں کروسومز کی عدم مطابقت کی وجہ سے افزائش نسل کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ بنیادی نقطہ افزائش نسل کا نہیں، حصول نسل کا ہے۔ کیٹل فارم میں آج یہی صورت حال عام ہے پہلے کمپنیاں مالکان کو نئ نسل کا نقشہ (design) دکھاتے ہیں پھر تلقیح کرتے ہیں۔ کیٹل فارم میں جانوروں کے ملاپ کا زیادہ رجحان نہیں ہوتا بلکہ یہ حرام جانور کے بیضہ کو لیکر حلال جانور کے اندر انجیکشن، ٹیوب یا دیگر ذرائع سے داخل کرتے ہیں۔ اس طرح سے پھر ان دونوں کے بیضوں کو ملاتے رہتے ہیں تو اس طرح افزائش نسل بڑی تیزی سے ہوتی رہتی ہے اس لئیے بانجھ پن کو بنیاد بنا کر اس کا انکار کرنا درست نہیں۔ خصوصا اس دور میں ہم ایسے کئی جانوروں کا مشاہدہ کر چکے ہیں جو اس تجربہ کا واضح نتیجہ ہیں جیسے گیپ نامی جانور جو دنبے اور بکری کے کراس کا نتیجہ ہے۔ آئر لینڈ اور ہالینڈ میں یہ نسل کثرت سے حاصل کی جاتی ہے اسی طرح لائیگرز، ٹیگرون، گرولر ریچھ، زونکی نامی ایسے ہائیبرڈ جانور ہیں جن کے بیضوں کے کروموسومز کی تعداد میں

مناسبت نہیں اگرچہ یہ کاروبار گھوڑوں، کتوں اور خنزیر کی اعلیٰ نسل کے لئیے تھا لیکن اب بھیڑوں بکریوں بالخصوص گائے میں بہت جدت اختیار کر چکا ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئیے کہ حلال اور حرام جانوروں میں کثرت سے کراسنگ ہو رہی ہے۔ ان جانوروں کی کراسنگ ایک حقیقت ہے جس کے نتائج کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح موجودہ سائنسدانوں کا بھی یہی خیال ہے کہ حیات کی ابتداء بائیو جینیسس سے ہوئی یعنی تمام جاندار دوسرے جاندار سے ہی وجود میں آئے ہیں۔

اے بائیو جینیسس جو کہ ارسطو کا موقف تھا کو سترہویں صدی میں ریڈی (Redi) نامی سائنسدان نے غلط ثابت کیا ہے لہٰذا بائیو جینیسس کے اصول کے مطابق پر جاتیوں کا ہزاروں کی تعداد میں ہونا مخلوط نسلوں کے ملاپ سے ہی ممکن ہے جیسے "بجو، زرافہ، زیبرا، سیہ، انڈین ہرن، [3]بلیک سٹنکر وغیرہ۔

لہٰذا کراس بریڈنگ یا ہائیبرڈ جانوروں کا مشاہدہ ہم اپنی آنکھوں سے کر رہے ہیں اس لئیے اس مسئلے کا حل ضروری ہے یہ مفروضات پر مبنی نہیں۔

اس مضمون کی تفصیل کیلئیے چار بنیادی سوالات کا حل مطلوب ہے:

i. کراس بریڈنگ اسلامی نقطہ نظر سے درست ہے یا نہیں؟

ii. کراس بریڈ جانوروں کی حلت و حرمت کے اصول کیا ہیں؟

iii. ایسے جانوروں کے فروعات کی نشاندہی کیسے ہو گی؟

iv. امت مسلمہ موجودہ ترقی یافتہ صورتوں کے بارے میں کیا رائے رکھتی ہے؟

کراس بریڈنگ اسلامی نقطہ نظر سے درست ہے یا نہیں؟

کراس بریڈنگ کے حوالے سے اکثر علماء امت جواز کا قول ہی اختیار کرتے ہیں البتہ بعض محققین سائنسی اصولوں کی پابندی جبکہ بعض محققین دیگر جزوی پابندیاں یا شرائط لگاتے ہیں لیکن مجموعی نظریہ جواز کا ہی ہے۔ جب ہم فقہاء امت کے نظریات کو سمجھتے ہیں تو عموماً فقہاء اربعہ کے اقوال سے ہمیں پوری امت کا رجحان سمجھ آجاتا ہے۔

چنانچہ فقہاء احناف کراس بریڈنگ کو جائز سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب "الھدایہ" میں ہے:

"ولا باس باخصاء البهائم وانزاء الحمير على الخيل وقد صح ان النبی ﷺ ركب البغلة فلو كان هذا الفعل لا يجوز لما فيه من فتح بابه"[4]

اور جانوروں کو خصی کروانے میں کوئی حرج نہیں خچر کا گھوڑی سے ملاپ کروانا بھی جائز ہے۔(دلیل) یہ بات صحیح ثابت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے خچر پر سواری کی (جو ان دونوں کے ملاپ سے ہوتا ہے) پس اگر یہ کام جائز نہ ہوتا تو آپ خچر پر کبھی بھی سواری نہ کرتے کیونکہ اس صورت میں حرام کے دروازے کو کھولنا لازم آتا ہے۔

علامہ مرغینانی کی عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر کراس بریڈنگ حرام ہوتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کبھی بھی خچر پر سواری نہ کرتے کیونکہ اگر یہ کام حرام ہوتا اور پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسکی سواری کرتے تو اس سے حرام کام کو فروغ ملتا۔ تو آپ کا اس پر سواری کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کام حرام نہیں ہے۔ صاحب ہدایہ کی اسی عبارت کی تشریح کرتے ہوئے علامہ عینی لکھتے ہیں:

"والانزاء ارتکاب الحمر علی الخیل"[5]

جب گدھے کی گھوڑی سے جفتی ہو تو اسے انزاء کہتے ہیں اس کے بعد علامہ عینی بخاری و مسلم وغیرہما کے حوالوں سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ نے متعدد مواقع پر خچر کی سواری کی ہے اگر اس میں کوئی حرج ہوتا تو آپ کبھی بھی اسکی سواری نہ کرتے۔

علامہ ابن نجیم مصری نے اس عبارت پر وارد ہونے والے شبہات کا بخوبی جائزہ لیا ہے۔ وہ شبہات یہ ہیں:

۱۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے بنو ہاشم کو خچر کے حصول کے لیے گدھے اور گھوڑے کے ملاپ سے روک دیا تھا۔

۲۔ آپ نے خچر پر سواری کی تو سواری کرنے سے سواری کا جواز ثابت ہوتا ہے اس کام کا جواز تو ثابت نہیں ہوتا۔

ان شبہات کا جواب دیتے ہوئے ابن نجیم لکھتے ہیں:

"وما ورد فیه من النهی کان لاجل تکثیر الخیل ولا یخفی ان الدلیل لا یفید المدعی لان غایته ان یفید جواز الرکوب ولا یلزم منه جواز الا نزاء والجواب لما کان هذا الفعل فی زمنه ظاهر او الظاهر انه بلغه ولم ینه عنه دل علی الجواز۔[6]

شبہ نمبر ایک کا جواب یہ ہے کہ آپ نے گدھے اور گھوڑے کے ملاپ سے اس لئے روکا تاکہ گھوڑی کی کثرت باقی رہے کیونکہ مادہ گھوڑی سے گدھے کا ملاپ ہوتا ہے تو اس طرح آلہ جہاد کا فقدان ہوگا اس لئے آپ نے اس سے روکا پھر اس معنی کی تعیین کے لئے خطاب کا مخاطب بنی ھاشم کو بنایا گیا۔

دوسرے شبہ کا جواب یہ ہے کہ کراس بریڈنگ حضور کے زمانہ میں عام تھی۔ صاف ظاہر آپ کو اسکی خبر ہوگی اور شارع کا مقام بیان میں خاموش رہنا اسکے جواز پر دلالت کرتا ہے۔

موجودہ دور میں یہ مسئلہ کراس بریڈنگ کے نام سے زیادہ مشہور ہے حالانکہ اسے جی ایم او کے نام سے متعارف کروانا چاہیے۔لہٰذا اس کا جواز آپ کی تقریری سنت سے ثابت ہو گیا۔اسی طرح اللباب المعتصر، مجمع الانھر اور عالمگیری میں اس کام کے جواز پر نصوص موجود ہیں۔

کراس جانور کے حلت وحرمت کے اصول

کراس جانور تین طرح کا ہو گا:

1۔ حرام کا حرام سے ہو گا یہ بالاتفاق حرام ہے وہ نئی نسل خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہو چاہیے شکل وشبہات میں خواہ کسی جانور کے مشابہ ہی کیوں نہ ہو۔

2۔ حلال کا حلال سے کراس ہو یہ کراس بالاتفاق جائز ہے البتہ اسکی قربانی، زکوٰۃ وغیرہ میں فقہاء مختلف ہیں جیسے اھلی اور وحشی حلال جانوروں سے پیدا ہونیوالا جانور جیسے مارخور، پہاڑی بکرا، بارہ سنگھا، نیل گائے کا کراس اُنسی یعنی اھلی جانوروں سے۔

3۔ حلال جانور کا کراس حرام سے جیسے دودھ کی زیادتی کے لئے بیل کا کراس خنزیر کے مادہ سے یا بھیڑیے کا کراس بکری وغیرہ سے یہ سب سے نازک صورت ہے موجودہ دور میں اسکے حوالے سے بہت زیادہ صورتیں سامنے آتی ہیں، قربانی کے موقع پر غیر اسلامی ممالک سے جو جانور لائے جاتے ہیں ان میں بھی یہ پیچیدگی نظر آتی ہے۔دیکھنے والے کو یقین نہیں آتا کہ یہ بھیمۃالانعام میں سے ہے یا نہیں۔لہٰذا اس کا جواز آپکی تقریری سنت سے ثابت ہو گیا۔

فقہاء شافعیہ

فقہاء احناف کی طرح فقہاء شافعیہ بھی کراس بریڈنگ کو جائز سمجھتے ہیں البتہ بعض شوافع کراہت کے قائل ہیں یہ کراہت مطلقاً نہیں بلکہ اسی قید کے ساتھ مقید ہے جو قید ابن نجیم نے ذکر کی ہے۔

چنانچہ امام نووی نے المجموع میں فرمایا ہے:

"یکرہ انزاء الحمیر علی الخیل پھر آگے لکھتے ہیں سبب النھی انہ سبب قلۃ الخیل"[7]

امام نووی کی یہ عبارت دراصل حنفی مؤقف کی تائید میں ہے کہ نھی بہر صورت نہیں تھی بلکہ نھی کا ایک خاص محمل تھا وہ گھوڑوں کی نسل کو قلت سے بچانا تھا یا دوسرے الفاظ میں یوں بھی کہا جا سکتا ہے آپ نے گھوڑے کی نسل کو عرب میں ناپید ہونے سے محفوظ بنانے کے لیے کراس سے منع کر دیا۔

اور اسکی وجہ یہ تھی کہ عرب کی سنگلاخ زمین، اوپر سے دور دراز کے تجارتی تعلقات پھر کثرت سے بوجھ لادنا گھوڑا ان چیزوں کا متحمل نہ تھا اسی بناء پر لوگوں کی خواہش تھی کہ برق رفتاری اور بردباری کی خوبیاں ایک ہی جانور میں دیکھیں اس بناء پر یہ سلسلہ انہوں نے کثرت سے شروع کر دیا جس سے گھوڑے کم ہوتے گئے شاید اسی وجہ سے غزوہ بدر میں 313 افراد کے پاس صرف دو گھوڑے تھے نیز جہاد میں اس کا مقام نہایت اعلیٰ تھا شاید اسی بناء پر آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے اس سے منع فرمادیا۔ لہٰذا یہ منع ہر حال میں نہ تھا۔

اسی طرح علامہ ابن ہیتمی شافعی اور دمیری نے لکھا ہے۔

فقہاء مالکیہ

فقہاء مالکیہ بھی کراس بریڈنگ کو جائز قرار دیتے ہیں پھر چاہے یہ مصنوعی ہو یا غیر مصنوعی ہو۔

اگرچہ کچھ مالکیہ ایسے جانور کو کسی کے تابع نہیں مانتے وہ حاصل شدہ نئی نسل میں کوئی حکم شرعی ثابت نہیں کرتے البتہ وہ اس فعل کے جواز کے قائل ضرور ہیں۔

ہاں اکثر مالکی محققین احناف کی طرح کراس جانور کو ماں کے تابع جانتے ہیں بلکہ مالکیہ میں وسعت زیادہ ہے۔

چنانچہ علامہ دسوقی لکھتے ہیں:

"تحب فی المتولد(منها ومن الوحش)کما لو ضربت فحول الظباء اناث الغنم، او العکس مباشرۃ وبواسطة"[8]

یعنی وہ جانور جو دو نسلوں سے مل کر متولد ہوا چاہے ہرن کا نر بکری کے مادہ پر یا اسکے برعکس تو اس صورت میں نئی حاصل شدہ نسل میں زکوٰۃ واجب ہو گی۔

دسوقی کی یہ عبارت مالکی فقہ کے فلسفہ کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کرتی ہے کہ اگر متولد اپنی نسل سے ہے تو چاہے باپ پر جائے یا ماں پر دونوں صورتوں میں حلال کا اعتبار کیا جائے گا اور زکوٰۃ واجب ہو گی جب زکوٰۃ واجب ہے تو معلوم ہوا کہ یہ کام بھی جائز ہے کیونکہ جو چیز حلال کا ذریعہ بناوہ خود بھی حلال ہی ہوتی ہے۔

اسی طرح علامہ قرافی مالکی لکھتے ہیں:

"المتولد ان کانت امه من الانعام فالاجزاء لانها هی الاصل"

یعنی جانور کا ایسا بچہ جو دو مختلف نسلوں کے ملاپ سے پیدا ہوا ہو تو اسکی ماں کا اعتبار کیا جائے گا اگر ماں بھیمۃ الانعام میں سے ہے تو یہ قربانی میں لگ جائے گا۔ قربانی میں ایسے جانور کا جواز اس بات کی دلیل ہے مالکی فقہاء بھی کراس بریڈنگ کو جائز سمجھتے ہیں۔

فقہاء حنابلہ

فقہاء حنابلہ بھی اسکو جائز قرار دیتے ہیں لیکن جمہور فقہاء کی عبارات اس مسئلے پر خاموش ہے البتہ بعض عبارات سے جواز کے اشارے ملتے ہیں۔

"قال بعض العلماء ما تولد وكان اصله مما تجب فيه
الزكاة كان تكون امه بقرة فانه ياخذ حكم الزكوة وياخذ حكم امه
فاذا كان الذكر لا تجب في جنسه الزكوة والانثى تجب فيها
الزكوة فان المتولد منهما يتبع امه وتجب فيه الزكاة"

بعض علماء کا مؤقف یہ ہے کہ جو جانور دو مختلف جنسوں کے ملاپ سے پیدا ہوا ہو تو اسکی اصل کو دیکھا جائے گا (ماں کو) جیسے اسکی ماں گائے ہو تو اس صورت میں ماں کا اعتبار کرتے ہوئے زکوۃ لازم ہو گی۔

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر دو مختلف جنسوں کے ملاپ سے کوئی جانور پیدا ہوا ہے تو اس میں ماں کا اعتبار کیا جائیگا یعنی اگر مادہ اس جنس سے ہو جس پر زکوۃ لازم ہے تو متولد یعنی نئی نسل پر زکوۃ لازم ہو گی اور اگر مادہ اس جنس سے نہیں کہ جس پر زکوۃ واجب ہو تو متولد پر بھی زکوۃ نہیں ہو گی۔

جیسے جنگلی بیل اور اصلی گائے کے ملاپ سے جو نسل نکلے گی اس میں زکوۃ لازم ہو گی اسی طرح جیسے مارخور اور ہرن کے نر کا گھریلو بکریوں سے ملاپ ہو تو بھی زکوۃ لازم ہو گی لیکن اگر اس کے برعکس ہو تو زکوۃ لازم نہیں ہو گی۔

مذکورہ عبارت میں زکوۃ کا لزوم اس بات کو ثابت کر رہا ہے فقہاء حنابلہ متولد یعنی جو دو مختلف نسلوں کے ملاپ سے پیدا ہوا اسکی حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں اور متولد کو ماں کے تابع کرتے ہیں متولد پر زکوۃ کا لزوم اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کراس بریڈنگ کو جائز سمجھتے ہیں اور اس جانور کو حقیقی جانور کے قائم مقام قرار دیتے ہیں لہٰذا چاروں مکاتب فقہ کی روشنی میں یہ واضح ہو گیا ہے کہ مختلف نسلوں کا کراس آپس میں جائز ہے جبکہ دونوں نسلیں حلال ہوں البتہ دو مختلف نسلوں کا کراس جن میں سے ایک حلال اور ایک حرام ہو اسکو پسند نہیں کیا گیا اسی وجہ سے فقہاء حنابلہ اور مالکیہ نے اس بات کی وضاحت کر دی کہ ان جانوروں کا کراس پسندیدہ نہیں ہے جن میں جینیاتی مطابقت نہ پائی جاتی ہو۔

پسند نہ ہونا اور بات ہے اور جائز نہ ہونا اور بات ہے اسی وجہ سے فقہاء نے اس ثبوت پر ضمان کا قول کیا ہے اسی طرح ایسے جانوروں کا کراس کرے کہ مادہ اسکو برداشت ہی نہ کر سکے اور مر جائے یا اسکا رحم پھٹ جائے اور وہ بانجھ ہو جائے۔ اس پوری بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ اگر تین نکات میں اتفاق ہو تو سبھی فقہاء کے نزدیک کراس بریڈنگ کرنا جائز ہے۔

1۔ جینیاتی مطابقت ہو۔

2۔ حلال کا حلال سے کراس ہو۔

3۔ ماں کا تعلق حلال سے بھی ہو اور وہ نئی نسل ماں کے مشابہ ہو یعنی اسکی شکل صورت ماں پر گئی ہو۔

ان اتفاقی نکات کے بعد مزید قیودات میں فقھاء مختلف ہیں۔ احناف حلال کا حرام سے کراس جائز سمجھتے ہیں مالکیہ کا رجحان بھی یہی ہے اور شوافع کے ادلہ بھی اسی کی تائید کرتے ہیں جبکہ حنابلہ اسمیں تھوڑی بہت کراہت سمجھتے ہیں حرام کوئی بھی نہیں کہتا اس صورت میں جبکہ ماں حلال ہو۔

2۔ کراس جانوروں کی حلت و حرمت کے اصول

(الف)

حرام جانور کا حرام سے کراس ہو گا تو نئی نسل حرام ہی ہو گی چاہے اسکی مشابہت ماں سے ہو یا باپ سے پھر چاہے اس میں حرام جانور والی علت نا بھی ہو تب بھی حکم یہی ہو گا۔

(ب)

حلال جانور کا حلال سے کراس ہو تو کھانے میں تو حلال ہو گا۔ فقہاء اسلام اس پر متفق ہیں البتہ اسکی قربانی، زکوۃ میں فقہاء مختلف ہیں ہاں اکثریت جواز کی قائل ہے۔ جیسے اھلی اور وحشی کے ملاپ سے پیدا ہونے والا جانور جسکی ماں اھلی انسی ہو نیز متولد ماں کے مشابہ ہو جسطرح مارخور، بارہ سنگھا کے نر کا بکری کے مادہ سے یا نیل گائے کا گھریلو گائے سے کراس ہو چاہے جفتی کے ذریعے یا ٹیوب، انجیکشن وغیرہ کے ذریعے جبکہ متولد کھانے پینے، شکل وشباہت، رہن سہن میں ماں پر گیا ہو۔

(ج)

حرام جانور کا کراس حلال سے ہو جیسے مختلف اغراض کی بناء پر بیل کا کراس خنزیر کے مادہ سے یا برعکس اسی طرح بھڑیے کا کراس بکری سے یا کسی بھی حلال جانور کا حرام جانور سے۔ یہ صورت سب سے نازک، خطرناک ہے۔ کیٹل فارم کے گوشت، دودھ یا قربانی کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں بالخصوص غیر اسلامی ممالک میں یا وہاں سے حاصل کیے جانے والے جانوروں میں یہ کراس نظر آتا ہے۔

غیر اسلامی ممالک میں جو جانور قربانی کے لیے پیش کیے جاتے ہیں عموماً وہ عجیب شکل وصورت کے ہوتے ہیں۔ ان کی قربانی کے حوالے سے عوام کو بڑی وحشت ہوتی ہے اور اور ڈیری فارم کی ترقی کا انحصار بلکہ مقاصد کا حصول کا دارومدار بھی اسی صورت پر ہے۔ اس صورت میں فقہاء کے تین نظریے ہیں۔

1 فقہائے اربعہ

2 اصحاب ظواہر

3 آزاد خیال فقہاء

فقہائے اربعہ اس صورت میں ماں کا اعتبار کرتے ہیں اور ماں کو اصل قرار دیتے ہیں اس لیے اگر اس جانور کی ماں حلال ہے تو جانور بھی حلال ہو گا اور اس کو نئی نسل سے تعبیر نہیں کیا جائے گا بلکہ ماں والی نسل کا ہی قرار دیا جائے گا۔ فقہاء اربعہ ایسے جانور کو حلال اس لیے قرار دیتے ہیں کہ انسان کے علاوہ جتنے بھی جانور ہیں ذی روح ہیں وہ ماں کی طرف منسوب ہوں گے کیونکہ نفقہ وراثت ورضاعت پرورش باپ کے ذمہ داریوں میں سے ہوتی ہیں. اگر یہ باپ کی ذمہ داریوں میں سے نہ ہو تو اس صورت میں انسان کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے کیونکہ انسان مقاصد کے اعتبار سے تمام مخلوقات الہیہ کا قطب ہے۔ اور جس چیز کے مقاصد عظیم ہوں اس کے حقوق بھی عظیم ہوتے ہیں۔ جیسے رسالت کے مقاصد اعلی ہیں تو اس کے حقوق بھی سب سے اعلیٰ ہوں گے اور ان حقوق کی تفویض باپ سے بڑھ کر اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اس لیے انسانوں کو باپ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور باپ سے ان کی نسل کا ثبوت ہوتا ہے لیکن انسانوں کے علاوہ باقی تمام ذی روح میں اعتبار ماں کا ہوتا ہے اس لئے جو حکم ماں کا ہو گا وہی حکم متولد یعنی کر اس کا ہو گا۔

فقہ حنفی کی مشہور کتاب الھدایہ میں ہے:

والمولود بین الاھلی والوحشی تتبع اللام لا نھا ھی الا صل فی التبعیة حتی نزاالزئب علی الشاة یضحی بالولد[9]

جو جانور اھلی اور وحشی کے ملاپ سے پیدا ہوا وہ ماں کے تابع ہو گا کیونکہ تبعیت میں ماں ہی اصل ہے۔ اسی وجہ سے اس بچے کی قربانی جائز ہو گی جس کی ماں بکری تھی اور اس پر بھیڑیا کود پڑا۔

اگر کوئی نر حرام جانور کسی مادہ حلال جانور سے جفتی کرے تو پیدا ہونے والا جانور حلال ہو گا اور اسے نئی نسل شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ ماں والی نسل ہی قرار دیا جائے گا۔ فقہائے مالکیہ میں امام قرافی اسی کی تشریح کی ہے کہ ذی روح میں سے باقی سارے جانوروں میں اعتبار ماں کا ہوتا ہے۔

لان الحیوان غیر الناطق انمایلحق بامه ولذالک انمالیسمی یتیمااذاماتت امه فان کانت من الانعام فالاجزاء[10]

یعنی انسان کے علاوہ سارے حیوان ماں سے لاحق ہوتے ہیں اسی وجہ سے ان کو تب ہی یتیم کہا جاتا ہے جب ان کی ماں مر جائے اس لئے اگر ماں انعام سے ہو تو حلال ہو گی۔

اس عبارت سے واضح ہے کہ فقہائے مالکیہ کے نزدیک بھی اصل ماں ہی ہے۔

امام شافعی کی نص ہے کہ زرافہ اور بجو حلال ہے کیونکہ ان کے نزدیک زرافہ، بجو اور اونٹنی کا کراس ہے۔ اسی

طرح بجو ذی ناب تو ہے لیکن ذی ناب سے مراد یہ ہے کہ کچھلیوں کے بغیر اسکا گزارا ہی نہ ہو سکتا ہو۔ جبکہ بجو کچھلیوں کے بغیر کافی عرصہ زندہ رہ سکتا ہے۔ اس لیے زرافہ اور بجو حلالی ٹھرے حالانکہ بجو بھی کر اس نسل ہی ہے اور اسی طرح امام الحرمین لکھتے ہیں

"ثمہ الجنین فی الحل والحرمۃ یتبع الام"[11]

یعنی جنین حلت اور حرمت میں ماں کے تابع ہے اگرچہ جنس کی عبارت کا کراس کے مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن وجہ استشہاد یہ ہے کہ حلت اور حرمت جمع ہو جائیں تو حرمت کو ترجیح ہوتی ہے لیکن جب حلت کا پہلو غالب ہو اور حرمت کا ضعیف سا شبہ بھی ختم ہو جائے ماہیت کی تبدیلی کی وجہ سے تو اس میں حلت کا اصول ہی مانا جاتا ہے اسی طرح امام ابن قدامہ اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں اسی لئے مسلہ اعتاق، تدبر، نفقہ، دارالحرب میں ماں کے تابع ہونے کا اعتبار کرتے ہیں البتہ خاص کر جانوروں کے کراس کے مسئلہ میں ان کا موقف احناف سے بھی زیادہ وسعت والا ہے ان کے نزدیک یہ نئی نسل اپنی علامات سے پہچانی جائے گی کچلیاں میں تو کچھلیوں والا حکم ہو گا لیکن اس صورت میں علم الحیوانات کے ماہرین کیلئے یہ مصیبت کھڑی ہو جائے گی کہ اس نوع کو اس جنس کے ساتھ مربوط تعلق کیا جائے لیکن اس میں افراط و تفریط کا بازار کھل جائے گا کیونکہ ان جانوروں کو ہم قربانی، زکوۃ وغیرہ میں نئی نسل مانیں گے تو وسعت ہی وسعت ہے لیکن اسی وقت اگر ہم ان کو کسی کے ساتھ ملحق نہیں کریں گے تو ہمیں حلت و حرمت کے حوالے سے پریشانی کا سامنا ہو گا علامہ ابن قدامہ کہتے ہیں:

" ان المتولدبین شیئین ینفرد باسمه وجنسه وحکمه
عنهما کالبغل المتولد بین الفرس والحمار والسبع المتولد بین
الذئب والضبع لایتناوله نصوص الشارع"[12]

وہ جانور جو دو نسلوں کے ملاپ سے پیدا ہو جنس اور اسم و حکم میں مستقل اور منفرد نسل ہو گا جیسے گھوڑے اور گدھے کے ملاپ سے خچر اور بھیڑیا اور بجو کے ملاپ سے سبع کہلائے گا۔ حلت و حرمت کے اعتبار سے عبادات اور معاملات کے اعتبار سے انکو نصوص مشتمل نہ ہو گی اس لیے ان چیزوں میں عدم جواز کا حکم دیا جائے گا۔ پوری بحث کا خلاصہ یہ نکلا کہ حنابلہ کے نزدیک نئی نسل ہونے کی وجہ سے یہ جانور حلال ہو گا جب کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ماں کے تابع ہونے کی بنا پر حلال ہو گا۔

ائمہ ثلاثہ کی دلیل

"الولد للفراش وللعاهر الحجر"[13]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بچہ صاحب فراش کے لیے اور پتھر زانی کے لئے یعنی جب کوئی بندہ کسی

عورت سے زنا کرتا رہے اور وہ عورت شادی شدہ ہو اور بچہ پیدا ہو جائے تو بچہ صاحب فراش کا ہو گا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بچہ ماں کے تابع ہے کیونکہ ماں کا بطن صاحب فراش کے حق میں محبوس ہے تو بچے کو بھی اسی کے ساتھ متعلق مانا جائے گا نہ کہ زانی مرد کا اعتبار کرتے ہوئے زانی کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

یہ یاد رہے کہ جن فقہاء نے ماں کا اعتبار کیا ہے وہ مطلق نہیں ہے کچھ فقہاء نے کوئی قید نہیں لگائی جبکہ اکثر فقہاء کہتے ہیں کہ ماں پر جانا ضروری ہے اور اعتبار اسی مشابہت کا ہے۔ اور اسی جزئی کا اعتبار کرتے ہوئے المنتقاد اور الفتاوی الھندیہ میں ہے کہ

"بکری سے کتے کی شکل کا بچہ پیدا ہو تو اگر وہ بھونکتا ہے تو یہ کتا ہے اور اگر اس کی آواز بکری کی طرح ہے تو کھایا جا سکتا ہے ہے اور اگر دونوں کی طرح آواز دیتا ہے تو اس کے سامنے پانی رکھا جائے اگر زبان سے چاٹ لے تو کتا ہے اور اگر منہ سے پیے تو بکری ہے۔ اور اگر دونوں طرح سے پیے تو اس کے سامنے گھاس اور گوشت دونوں چیزیں رکھی جائیں اگر گھاس کھائے تو بکری اگر گوشت کھائے تو کتا ہے اور اگر دونوں چیزیں کھائے تو اسے ذبح کر کے دیکھئے اس کے پیٹ میں معدہ ہے تو کھا سکتے ہیں اور نہ ہو تو نہ کھائیں"

> **"شاة ولدت ولدا بصورة الكلب فاشكل امره فان صاح مثل الكلب لا يوكل وان صاح مثل الشاة يوكل وان صاح مثلهما يوضع الماء بين يديه ان شرب باللسان لا يوكل لانه كلب وان شرب بالفم يوكل لانه شاة وان شرب بهما جميعا يوضع التبن واللحم قبله ان اكل التبن يوكل لانه شاة وان اكل اللحم لا يوكل وان اكلهما جميعا يذبح ان خرج الامعاء لا يوكل وان خرج الكرش يوكل "**[14]

فقہ حنفی کی یہ جزئی اس بات کو واضح کر رہی ہے کہ صرف ماں کا حلال ہونا کافی نہیں بلکہ متولد کا ماں کے مشابہ ہونا ضروری ہے وہ مشابہت کس طرح ثابت کی جائے گی اور کن کن چیزوں میں ثابت کی جائے گی لہذا وہ کراس جانور جن کی شکل حرام جانوروں سے ملتی ہوں یا اس کے عادات حرام جانوروں سے ملتی ہوں یا ان کا کھانا پینا حرام جانوروں کی طرح ہو تو ایسے جانور سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

مقالہ نگار کے نزدیک اتنی پابندیوں کا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ کراس بریڈنگ کے ذریعے سے صرف وہی مخلوط جانور حلال ہوں گے جن میں انقلاب ماہیت کے اصول کار فرما ہوں لہذا خانجر وف نامی جانور جو کہ بکری اور سور کا کراس ہے اس میں فقہاء نے ان تمام معلومات کو سامنے رکھتے ہوئے حرام کا قول کیا ہے۔

ماضی قریب میں Henry jewilt نے Eadgar face نامی جانور متعارف کروایا جو بجو اور نیولے کی شکل کا نیکسیل ہوتا ہے۔ اسی طرح آج کے دور میں جینیاتی تبدیلیوں اور کلوننگ کے ذریعے سے اس انڈسٹری میں بے انتہا تجربات سامنے آرہے ہیں۔

اس کے مقاصد

1- دودھ کی پیداوار میں اضافہ۔
2- نئی نسل کا حصول جس کی خوبیاں زیادہ ہوں۔
3- وبائی امراض سے بچانا۔
4- گوشت کی پیداوار میں اضافہ۔
5- ناپید جانوروں کو مکمل طور پر ختم ہونے سے بچانا۔

پاکستان میں ہالینڈ یا آسٹریلین گائے کے کراس سے ساہیوال کی گائے زیادہ مشہور ہے یہ 18 لیٹر تک دودھ دیتی ہے اور آسٹریلین گائے بھی کراس بریڈنگ کے نتیجے میں آتی ہے۔ بعض محققین کا یہ شبہ ہے کی آسٹریلین گائے خنزیر کا کراس ہے تو جواب یہ ہے کہ مذکورہ قیودات میں سے اگر کچھ قیودات نہ پائی جاتی ہوں تب تو یہ بات درست ہو گی لیکن اس گائے کی شکل اور عادت اور رہن سہن کھانا پینا گائے ہی کی طرح ہے اس لیے اس شبہ کو درست بھی مان لیا جائے تب بھی اسکی ماہیت مکمل طور پر بدل چکی ہے اس لئے اس کا کچھ اعتبار نہ ہو گا ہاں یہ بات حقیقت کے عین مطابق ہے کہ خنزیر کے کراس سے حاصل شدہ گائے میں دودھ کی زیادتی ہوتی ہے۔

اصحاب ظواہر کا نظریہ

اصحاب ظواہر حنابلہ کی طرح متولد یعنی نئی حاصل شدہ نسل کو مستقل و منفرد نسل قرار دیتے ہیں۔ البتہ حنابلہ میں وسعت زیادہ ہے گدھے اور گھوڑے کی دو نسلوں کے ملاپ سے متولد ہوتا ہے اب جن فقہاء کے نزدیک گھوڑا حلال ہے تو وہ خچر کی حلت کے بھی قائل ہیں اور احادیث کو معلل سمجھتے ہیں۔

اسی لئے فقہائے احناف بھی کہتے ہیں کہ خچر کی ماں اگر گھوڑی ہو اور ماں کے مشابہ ہو تو اس کا جھوٹا پاک ہے لیکن اصحاب ظواہر ماں کا اعتبار نہیں کرتے ان کے نزدیک متولد کی حقیقت ان دونوں سے جدا ہے اس لیے خواہ کوئی بھی حرام جانور حلال سے ملاپ کرے تو وہ متولد حلال ہو گا۔

علامہ ابن جزم لکھتے ہیں:

"فان البغل مذ ينفخ فيه الروح فهو غير الحمار ولا يسمى
حمارا فلايجوز ان يحكم له بحكم الحمار لان النص انما جاء
بتحريم الحمار والبغل ليس حمارا والاجزاء من الحمار "[15]

خچر کی حلت پر کلام کرتے ہوئے موصوف لکھتے ہیں خچر میں جب روح پھونکی گئی تو وہ خچر نہ تھا(کیونکہ گدھا حرام ہے)اور نہ ہی اس کو کوئی گدھا کہتا ہے اس لیے خچر پر گدھے والا حکم لگانا جائز نہیں۔ حالانکہ نص کی حرمت صرف گدھے کو متضمن ہے اور خچر کسی طرح بھی گدھا نہیں اور نہ ہی گدھے کا جز ہے۔

دلیل کی کمزوری کے باوجود یہ واضح ہو گیا کہ اصحاب ظواہر کے نزدیک بریڈنگ کے حیثیت ایک مستقل جانور کی سی ہے اس کے بارے میں حرمت کی نص موجود نہیں ہے اس لیے یہ جانور حلال ہو گا۔

متاخرین آزاد خیال فقہاء

متاخرین آزاد خیال فقہاء کی رائے یہ ہے کہ ایسے جانور سے بچا جائے نہ اس کا گوشت کھایا جائے نہ دودھ پیا جائے کیوں کہ یہ اصول ہے:

"اذا اجتمع حاظر و مبیح قدم الحاضر علی المبیح"

یعنی جب اباحت اور منع جمع ہو جائیں تو منع کو اباحت پر مقدم کیا جاتا ہے اور نبی کریم علیہ السلام نے معلومات میں احتمالی چیزوں کو بھی چھوڑنے کا حکم دیا ہے جیسے حدیث پاک میں ہے:

"وان وجدت مع کلبک کلاب غیرک فلاتا کل "[16]

اور اگر تو پائے اپنے کتے کے ساتھ اپنے غیر کے کتوں کو تو اس شکار کو نہ کھا۔

اس حدیث میں اپنے کتے کا شکار حلال تھا پھر بھی دوسرے کتوں کے مل جانے کی وجہ سے مخلوط کے حکم میں ہو گیا تو کھانے سے منع کر دیا۔

ان محققین کی آراء کو اگر مان لیا جائے تو حرج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے کیونکہ غیر اسلامی ممالک میں خالص نسل ملنا مشکل ہوتا ہے جیسے ہالینڈ، آسٹریلیا، برطانیہ اور امریکہ میں کثرت کہ ساتھ سائنسی اصولوں کی روشنی میں اس طریقہ سے زرمبادلہ حاصل کیا جا رہا ہے۔ وہاں بھیڑ گائے خالص نسل کی ملنا اتنا ہی مشکل ہے کہ جتنا پاکستان میں خنزیر۔

ان محققین کی آراء میں بہت ضعف ہے کیونکہ یہاں حلال و حرام کا اختلاط و اجتماع نہیں بلکہ انقلاب و استبدال ہے اور شئی کا حکم اسکی ہئیت پر لگایا جاتا ہے۔ لہٰذا **"بهيمة الانعام"** کی تفصیل عرف اور اہل فن کے سپرد کر دی جائے لہٰذا کر اس جانور اہل اصول اور اہل عرف کو جس ہئیت پر نظر یں گے وہی اسکا حکم لگائیں گے۔

کراس بریڈ جانوروں کے نظائر کی نشاندہی کیسے ہو گی؟

جیسا کہ نظائر کے لفظ سے ہی یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ان جانوروں کا دیگر ابواب شرع میں کیا حکم ہو گا یعنی قربانی، زکوۃ، دیت، منت، عقیقہ اور جنایت وغیرہ میں کیا حکم ہو گا۔ حلت و حرمت میں فقہائے اربعہ اگرچہ ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں لیکن کراس برید جانوروں کے فروعات و نظائر میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔ فقہائے احناف نے جس طرح ان جانوروں کو حلت و حرمت میں ماں کے تابع مانا ہے باقی تمام میں بھی اسی کے تابع مانتے ہیں اس لیئے بکریاں اگر بھیڑیے سے کراس ہوں اور ماں کی شکل پر تو ان کی زکوۃ واجب ہو گی اسی طرح قربانی بھی جائز ہو گی اسی طرح دیت میں اور منت میں نیز عقیقہ میں وہ حقیقی بکریوں کی طرح ہونگی جبکہ فقہائے شافعیہ اس حوالے سے مختلف نظریے رکھتے ہیں کچھ حلت کے قائل ہیں جبکہ باقی جگہوں پر کفایت کے قائل نہیں۔

امام السرخسی فقہائے احناف و شوافع کا نظریہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والمتولد من الظبی والغنم، یکون نصا با اذا کانت الام نعجة و کذٰلک المتولد من البقر الوحشی و البقر الاھلی عندنا العبرة لام و عندالشافعی لا تجب فیه الزکاة لا نه تجاذ به جانبان احدھما یوجب والاخر لایوجب والا صل عدم الوجوب و الوجوب بالشک لا یثبت (1)17

ان کی دلیل ہے کہ ان جانوروں میں ایک جانب وجوب کی جاذب ہے اور ایک عدم وجوب کی جاذب ہے اور اصل عدم وجوب ہے نیز وجوب شک سے ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے کراس جانوروں میں خواہ اھلی اور وحشی، "**بھیمةالانعام**" یا سباع ہوں۔ ان میں زکوۃ نہیں ہوگی کیونکہ ان کی حقیقت مشکوک ہے۔ زکوۃ کے حوالے سے کچھ مالکی فقہاء کا بھی یہی نظریہ ہے۔ لیکن اکثر مالکیہ زکوۃ کے وجوب کے قائل ہیں چناچہ علامہ مواق مالکی جو علامہ عبدری کے نام سے مشہور ہیں انہوں نے مالکیہ کے تین اقوال نقل کیے ہیں۔ ایک قول احناف کے موافق ہے دوسرا شوافع کے موافق ہے جبکہ تیسرے قول میں مطلقا زکوۃ کے قائل ہیں خواہ ماں اھلی یا وحشی ہو، حرام یا حلال ہو۔

"تجب الزکوۃ فی المتولد مطلقا قیل لاتجب وثالث الاقوال تجب ان کانت الامھات من النعم وتسقط ان کانت من الوحشی"18

یہی قول "**المدونة**" میں نقل کیا گیا ہے۔ لیکن شرح مختصر خلیل میں ماں کا اعتبار کیا گیا ہے یعنی مالکیوں کا مؤقف بھی یہی ہے کہ کراس بریڈ میں مشابہت ہو تو تمام احکام میں وہ ماں کے حکم میں ہو گی۔ اسی لیے یہ قربانی میں بھی اسے جائز قرار دیتے ہیں۔

"فلازکوۃ والافالزکوۃ وصرح الجزولی فی شرح الرسالۃ وھو الجاری علی الاضحیۃ"

الغرض مالکیہ کی معتمد کتب جیسے مختصر خلیل، المدونۃ، الذخیرہ وغیرہ میں کراس بریڈ پر ماں سے مشابھت کی صورت میں زکوۃ لازم ہے اور قربانی کا جواز ثابت ہے۔ لیکن متاخرین مالکیہ نے مذھب کے نقل کرنے میں خطاء کی۔ اسی لیے انھوں نے زکوۃ کا عدم وجوب اور قربانی کا عدم جواز نقل کر دیا۔ حلانکہ معتمد متون مالکیہ میں ماں کا اعتبار منقول ہے لہذا وہ تمام روایات مالکیہ غیر ظاہری مانی جائیں گی جن میں عدم وجوب کا قول ہے۔ اس ضمن میں امام مالک کے اکثر قواعد احناف سے ملتے ہیں اسی لیے اکثر فروعات میں مطابقت پائی جاتی ہے بلکہ مالکیہ حلال کے کراس میں زیادہ وسعت رکھتے ہیں ہاں کچھ مقامات میں پیچیدگی زیادہ ہے۔ اسی لیے مالکی کتب میں اس بات کی تصریح ہے کہ ہر وہ جانور جسکا گوشت کھایا جاتا ہے محرم کا اسکو قتل کرنانا جائز ہے لیکن کراس جانور کو قتل کرنا جائز ہے۔

اسی طرح ھدی کا جانور، جزاء، فدیہ اور قربانی میں کراس جانور قبول نہیں ہو گا۔

علامہ نفراوی مالکی لکھتے ہیں:

"ولا من المتولدبین الوحشی والانسی سواء کانت الام وحشیۃ والاب الانسی اوعکسہ علی المذھب کمالازکوٰۃ فی المتولدبین الانسی والوحشی والھدایاوالجزاءوالفدیہ مثل الضحایا"[19]

اور قربانی میں وہ جانور بھی ذبح کرنا جائز نہیں جو وحشی اور انسی کا کراس ہو برابر ہے کہ ماں وحشیہ اور باپ انسی ہو یا اسکے برعکس ہو مذہب کی روشنی میں جیسا کہ انسی اور وحشی کے کراس میں زکوۃ نہیں ہے ھدی، جزاء، فدیہ، قربانی کے مثل ہیں یعنی کراس بریڈ جانور ان میں لگانا جائز نہیں ہے۔

یاد رہے یہ مالکیہ کا اصل مذہب نہیں ہے مالکیہ کا اصل مذہب کیا اس کی وضاحت ہم شرح مختصر خلیل الذخیرہ اور المدونہ کے حوالے سے قلمبند کر چکے ہیں لہذا المدونہ کا اعتبار کرتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مالکیہ بھی احناف کی مثل ہیں جبکہ **"التاج"** اور الفواکہ وغیرہ کی عبارات پر اعتماد کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مالکیہ کے نزدیک بھی وہی حکم ہو گا جو شوافع کے نزدیک ہے۔ کفایۃ الطالب الربانی کی شروح میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ مالکیہ کا راجح مذہب احناف والا ہی ہے یعنی ماں کا اعتبار کرتے ہوئے ماں کے ساتھ سارے احکام میں بھی شریک کیا جائیگا۔

"ان کانت الام من النعم فالزکاۃ والافلاھو الراجح وھو المذھب"

یعنی مالکیہ کا اصل مذہب وہی ہے جو کہ احناف کا ہے لہذا قربانی، عقیقہ، فدیہ، دیت، دم جزاء وغیرہ میں کراس بریڈ ماں کے تابع ہو گا۔

البتہ شوافع زکاۃ، صید وغیرہ میں کراس بریڈ کا اعتبار نہیں کرتے اسی طرح فقہ شافعیہ میں اصحاب ظواہر کے مطابق بھی ایک قول پایا جاتا ہے تفصیل کیلئے **"المجموع شرح المذهب"** کا مطالعہ فرمائیں

لیکن یہ قول شافعی مذہب کے خلاف ہے روض الطالب اور اسکی شرح انسی المطالب میں کراس جانور کی قربانی کا جواز مرقوم ہے اسی طرح عقیقہ، ھدی، فدیہ، جزاء صید میں اسکا دینا جائز ہوگا۔

واما المتولد بين جنسين من النعم فالظاهر انه يجزئ هذا

وفى العقيقه والهدى وجزاء الصيد

یعنی کراس نعم میں سے ہو تو ظاہر یہی ہے کہ یہاں یعنی قربانی کے باب میں کفائیت کر جائیگی اسی طرح عقیقہ، ھدی اور شکار کی جزاء میں جائز ہوگی۔

فقہ شافعیہ کے دونوں اقوال میں مطابقت اس طرح ہوگی کہ یہ حلال کا حلال سے کراس درست جانتے ہیں اور اس صورت میں ماں کی جنس کا بھی اعتبار کرتے ہیں لیکن حرام کا حلال سے کراس نہیں مانتے اور ناہی ایسے جانور کو کھایا جاسکتا ہے ناہی دودھ پیا جاسکتا ہے اور قربانی وغیرہ فروعات میں بھی اس کے عدم جواز کا قول کرتے ہیں۔

حنابلہ کا موقف بڑا عجیب ہے ایک طرف تو ایسے جانور میں زکوٰۃ کے وجوب کا قول کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف وہ اسکو ایک مستقل جنس سمجھتے ہوئے کہتے ہیں کہ قربانی، دیت اور ھدی وعقیقہ وغیرہ میں اسکا استعمال درست نہیں ہے۔

علامہ ابن قدار لکھتے ہیں:

"قال اصحابنا تجب الزكاة فى المتولد بين الوحشى والاهلى"

یعنی دو مختلف نسلوں کے کراس سے پیدا ہونے والی نسل میں زکوٰۃ واجب ہے ہمارے اصحاب نے یہی کہا ہے پھر اسی کا رد کرتے ہوئے اس فصل کے آخر میں کہتے ہیں کہ زکوٰۃ کے وجوب حکم ہے اور جانور نئی نسل ہے نصوص انکو متضمن نہیں ہے اس لئیے یہ مذکورہ فروعات میں جائز نہیں ہونگی۔

"لا يجزئ فى هدى والاضحية ولا دية"

پوری بحث کا خلاصہ یہ نکلا کہ مالکیہ اور احناف اس جانور کو ماں کے حکم میں رکھتے ہیں اور تمام فروعات و نظائر میں برابری کرتے ہیں جبکہ شوافع حلال و حرام کراس بریڈ کو حرام سمجھتے ہیں جبکہ حنابلہ اسکو نصوص سے خالی سمجھتے ہیں حلت و حرمت میں بھی رخصت دیتے ہیں لیکن فروعات میں استعمال جائز نہیں سمجھتے۔

جمہور اہل اسلام اور کراس بریڈ جانوروں کا حکم

اس وقت کراس بریڈنگ اپنے عروج پر ہے عوام ور خواص سبھی اس میں مبتلا ہیں اور فقہی زبان میں ابتلاء عوام وخواص کا اپنا اعتبار ہے اس لئیے اسمیں رعایتی اقوال یا وسعت پر مبنی مذاہب پر ہی فتوٰی دینا چاہئیے۔ یہاں پر ایسی

جزائیات کی تخریج ضروری ہے جس سے نفس مسئلہ آسان ہو جاتا ہے کئی فقہاء نے یہاں حلال و حرال کا اجتماع اور اختلاط کا ضابطہ جاری کیا ہے حالانکہ ہ ضابطہ یہاں درست نہیں کیونکہ اختلاط کا مطلب ہے کہ دو چیزیں آپس میں ملیں تو صحیح اور ہر ایک اپنی ہئیت پر رہے تو اختلاط اور اجتماع کہلائے گا جبکہ مذکورہ مسئلہ میں اختلاط ہے ہی نہیں بلکہ یہاں انقلاب ماہیت کا اصول جاری ہو گا اور فقہاء اربعہ اسمیں متفق ہیں کہ اگر انقلاب ماہیت مکمل طور پت ہو جائے تو حکم بدل جائیگا فرق صرف کلی و جزوی تبدیلی کی صورت میں ہے مالکیہ اور احناف جزوی تبدیلی کو بھی حکم کی تبدیلی میں مؤثر سمجھتے ہیں جبکہ شوافع اور حنابلہ مکمل طور پر تبدیلی کو لازم قرار دیتے ہیں۔

جب حرام جانور کا کراس حلال سے ہو اور مادہ حلال ہو نیز کراس بریڈ ماں کی شکل اور ہیت پر ہو تو چونکہ ماہیت مکمل طور پر بدل چکی ہوتی ہے اس لیئے یہ جانور اس اصول کی روشنی میں سبھی کے نزدیک پاک ہونا چاہئیے جس طرح مرغیاں غلیظ غذا کھاتی ہیں پھر وہیں غذا مکمل طور پر تبدیل ہو کر گوشت کی شکل اختیار کر جاتی ہے تو اس صورت میں اس گوشت کو کوئی بھی حرام نہیں کہتا خصوصا جبکہ اس میں بدبو کے اثرات نہ ہوں لہٰذا اس اصول کو سامنے رکھ کر فقہاء کو ایسے جانوروں کی ماہیت کا اعتبار کرنا چاہئیے کیونکہ انھیں مکلف ہیت قضائیہ کے ساتھ کیا گیا ہے اسلئیے اسی کا اعتبار کرنا چاہئیے تاکہ عوام الناس ڈیری فارم سے بلا تامل فائدہ اٹھا سکیں نیز غیر اسلامی ممالک میں ان کے لئیے قربانی و عقیقہ وغیرہ جانوروں کے لینے میں آسانی ہو سکے۔

انقلاب ماہیت کی تعریف

"تغیر ماهية الشئی الی غیرہ لایقبل الاعادة"[20]

شئ کی ماہیت کا اس طرح سے بدلنا کہ جسکا اعادہ نہ ہو سکے یعنی کسی شئ کی ماہیت اور حقیقت کا اس طرح بدلنا کہ شئ اس ماہیت پر آ ہی نہ سکے۔

قرآن پاک میں ہمیں جن چیزوں کا مکلف کیا گیا ہے ان کی ہیت قضائیہ کے ساتھ ہی مکلف کیا گیا ہے۔اسی لیے چاروں فقہاء خچر کے بارے میں انتہائی نرم رویہ رکھتے ہیں خصوصا جب اس کی مشابہت ماں سے ہو اور اسکی ماں گھوڑی ہو پھر بجو اور زرافہ میں شوافع کا حلت کا قوی کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ شوافع بھی کراس بریڈ میں نرم رویہ رکھتے ہیں۔

خلاصہ

جانوروں کی حلت و حرمت کے بارے میں جو اصول قطعی ہیں وہ جانور قطعیت کے ساتھ حرام ہونگے اسی طرح وہ جانور بھی حرام ہونگے جو قرآن یا حدیث کے کسی ضابطہ کے تحت ہوں جیسے خبائث میں سے ہوں یا کچلیوں والے ہوں یا پنجوں سے شکار کرنے والے پرندے ہوں۔ لیکن وہ جانور جو دو مختلف نسلوں کا کراس ہو اور دونوں حلال ہوں

تو جمہور اہل اسلام اس متولد یعنی کراس بریڈ کو حلال سمجھتے ہیں جیسے وحشی اور انسی گائے کے کراس سے ہونے والا متولد۔ اسی طرح مارخور اور ہرن کا بکری سے ملاپ حلال ہو گا لیکن انکی نسل یعنی کراس بریڈ کو قربانی، زکوۃ، عقیقہ، فدیہ، دیت، دم، جزاء الصید، ضمان، مثلی وغیرہ میں شوافع اور حنابلہ کے نزدیک استعمال نہیں کیا جاسکتا اصحاب ظواہر کا بھی یہی مذہب ہے اور اسے وہ یک نئی نسل قرار دیتے ہیں اور نئی نسل کے حوالے سے نصوص خاموش ہیں اسلئیے مخصوصی مسائل میں انکو استعمال میں نہ لایا جائیگا مالکیہ واحناف کے نزدیک یہ جانور جب اپنی ماؤں کے مشابہہ ہو تو اس صورت میں حلال ہو گا چاہے حلال و حرام کے ملاپ سے ہی کیوں نہ ہوا ہو اور قربانی، زکوۃ وغیرہ میں ماں کی جنس کے تابع ہو گا جو حکم ماں کی جنس کا ہو گا وہی حکم کراس بریڈ پر ہو گا۔

آج کے دور میں اکثر غیر اسلامی ممالک میں حلال و حرام جانوروں کا کثرت سے کراس ہو رہا ہے اور قربانی کے موقعہ پر وہاں کے مسلمان عجیب وغریب شکلوں پر مشتمل جانوروں کی قربانی سے آزمائے جاتے ہیں۔ بالخصوص وہاں کے ہوٹلز، ریسٹورینٹز پر ایسے جانوروں کا گوشت مہیا ہوتا ہے۔ دودھ میں اسلامی غیر اسلامی ممالک کی کوئی قید نہیں۔ بڑی بڑی کمپنیاں کھلے عام کراس بریڈ کا دودھ بیچتی ہیں۔ اس لیے عموم بلوٰی کا اعتبار کرتے ہوے احناف ومالکیہ کے مؤقف کو وسعت کی بناء پر اپنانا چاہیے لیکن اسلامی ممالک میں حلال و حرام کے کراس پر مکمل پابندی ہونی چاہیئے ۔فقہاء نے انکو فرضی صورتوں کے ساتھ ذکر کرکے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ جواز کا قول مال متقوم کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے ہے۔ نیز جتنی احتیاطیں یا قیودات فقہاء مجوزین نے لگائی ہیں ان کا خیال کرنا خالصتا دینی معاملہ ہے اور دیانات میں کفار وفجار کا قول معتبر نہیں۔اس لیے اختیاری وقصدی طور پر ایسے کرنے یعنی حلال وحرام کے کراس پر پابندی ہونی چاہیے۔ جن فقہاء نے اس کی حلت کا فتوٰی دیا انھوں نے مطلق رخصت نہیں دی بلکے انقلاب ماہیت ہی اس مسئلے کی تحقیق مناط ہے اسی صورت میں ہی منحصر رہے گی۔

سفارشات

مجمع الفقہ الاسلامی جدہ نے قرارداد نمبر95(10/3)میں آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس کو یہ سفارش کی کہ وہ ایسا متحدہ ادارہ بنائے جو دنیا بھر میں گوشت کی نگرانی کرے اس میں یہ جزئی بھی زیادہ کی جائے کہ اسی ادارے کے تحت کراس بریڈنگ، جی۔ایم۔او، کلوننگ وغیرہ کے اصول پر مخلوط النسل کی پابندی کا مستقل منصوبہ وضع کرے یا کم از کم ایسی نسل کو مطلقاً حلال کا سرٹیفیکٹ نہ دینے کا پابند کیا جائے۔

2017ء میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، مجمع الفقہ الاسلامی جدہ اور ہائرایجوکیشن پاکستان کے اشتراک سے ایک کانفرنس بعنوان "حلال غذا: قواعد وضوابط جدید صورتیں اور شرعی احکام "منعقد ہوئی اس کانفرنس کے محور دوم

ساتویں جز میں اسی کے متعلق مقالات کی طلب کی گئی اس حوالے سے جو سفارشات کی گئیں ان کو من وعن عملی جامہ پہنانا چاہئیے۔

مخلوط النسل کے کراس بریڈ کا معاملہ انتہائی حساس ہے کوئی فقیہ مطلقاً اجازت نہیں دیتا اس لئے حلال وحرام کے کراس پر پابندی ہونی چاہیئے خواہ ٹیوب، ٹیکہ کے ذریعے کراس ہو یا جفتی کے ذریعے سے۔

اسلام کے بہت سارے مسائل میں جانوروں کا استعمال ہوتا ہے اس لئے اسلامی ممالک کو بڑے پیمانے پر افزائش نسل کے حلال طریقے ہی استعمال کرتے ہوئے قربانی کے موقع پر جانور درآمد کرنے چاہئیں خصوصا ان ممالک میں جہاں کیٹل فارم میں کراس کی کوئی روک ٹوک نہ ہو۔

ایسے جانوروں کے دودھ کی روک تھام یا عموم بلوٰی کے تحقیق کے لئے مختلف مجامع فقہ سے سفارشات لی جائیں۔

حوالہ جات

[1] القرآن 5:16

Ioanhutu, Animal breeding and Husbandry AgroprintTimisoara ,P3, ch11,20202

[1] دمیری، محمد بن عیسٰی، حیات الحیوان، اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور تلخیصا

مرغینانی، علی بن ابی بکر، فرغانی، الھدایہ فی شرح بدایۃ المبتدی، داراحیاء التراث العربی بیروت 4/380[4]

عینی، محمود بن عمر و بدر الدین، البنایۃ شرح الھدایۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت 12/242 کتاب الکراھیۃ، 2000ء[5]

[6] ابن نجیم زین الدین بن الابراہیم مصری، البحر الرائق، شرح، کنز الدقائق دار الکتب الاسلامی کتاب۔۔۔۔۔8/234

[7] نووی یحی بن شرف، المجموع شرح المھذب، باب قسم الصدقات، 6/179، دار الفکر بیروت

[8] دسوقی، شیخ محمد عرفہ، حاشیہ الدسوقی علی الشرح الکثیر، باب الزکوۃ 1/210، دار الفکر بیروت لبنان 1990

[9] مرغینانی، علی بن ابی بکر فرغانی، الھدایہ فی شرح بدایۃ المبتدی، کتاب الاضحیہ 4/35 داراحیاء التراث العربی بیروت، 2000ء

[10] قرافی، احمد بن ادریس مالکی، الذخیرہ، کتاب الاضحیہ 4/144، دار الغرب الاسلامی بیروت، 1994ء

[11] امام الحرمین، عبد الملک بن عبد اللہ، نھایۃ الطالب، باب مالا توکل 18/218، دار النھاج سعودی عرب، 2007ء

[12] قدامہ، عبد اللہ بن احمد، المغنی فصل الزکوۃ فی المتولد 2/445، مکتبہ القاہرہ مصر، 1968ء

[13] بخاری، محمد بن اسمٰعیل، جعفی، الجامع الصحیح، باب للعاھر الحجر، رقم الحدیث، 6617 دار الطوق النجاۃ، 1422ھ

[14] بلخی، نظام الدین وغیرہ، الفتاوی الھندیہ، کتاب الزبائح 27/5، دارالفکر بیروت 1310ھ

[15] ابن حزم، علی بن احمد قرطبی، المحلی بالاثار، فصل اکل الحمر الانستہ، 81/6، دارالفکر بیروت، بدون طبعہ

[16] بخاری، الجامع، باب نسیہ علی الصید، رقم الحدیث۔ 5475

[17] ۔ سرخسی، ابو بکر محمد بن ابی سھل، المبسوط، باب الزکوۃ، 330/2، دارالفکر بیروت لبنان، 1421ء

[18] ۔ عبدری، محمد بن یوسف المواق، التاج والاکلیل، باب زکوۃ الغنم، 402/2، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، 1994ء

[19] ۔ نفراوی، احمد بن غانم، الفواکہ الدوانی، باب فی الضحایا 378 دارالفکر بیروت، 1995ء

[20] ۔ کلعجی، محمد رواس وغیرہ، معجم لغۃ الفقہاء، حرف الحمزاء 59/1، دارالنفائس، 1998ء